حج وعمرہ
کا
آسان طریقہ

طالب دعا

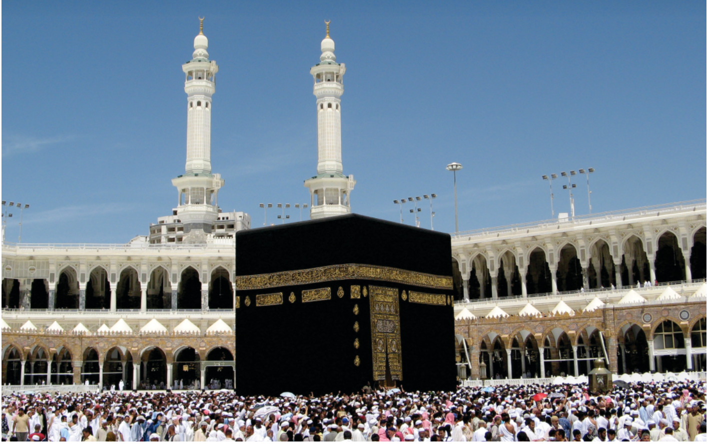
مفتی مقبول احمد مفتاحی

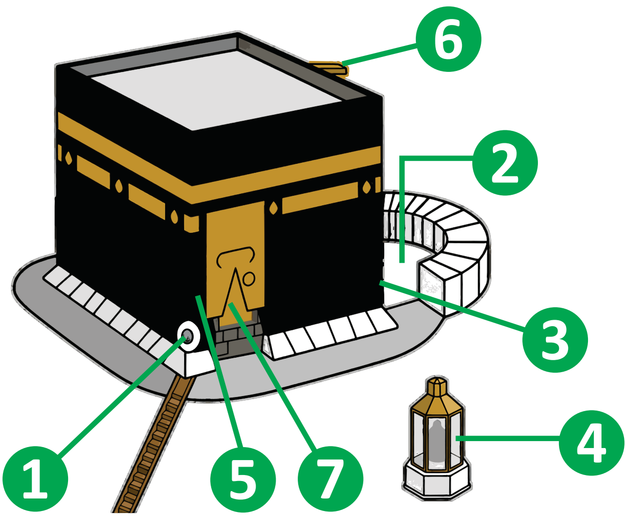
Cell : 9441025508

ناشر وطالب دعا

بی، کے، کنسٹرکشن

Cell : 9246548548




6
2
3
4
1
5
7

(1) **حجرِ اسود:** وہ جنتی پتھر جس کو چھونے یا دور سے استلام (اشارہ کرنے) پر سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(2) **حطیم:** یہ وہ جگہ ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں خانہ کعبہ میں داخل تھی اس جگہ نماز پڑھنا کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے برابر ہے۔

(3) **رکنِ یمانی:** یہ وہ پتھر ہے جس کو بوسہ دینا بھی عبادت ہے اس سے بھی گناہ مٹ جاتے ہیں۔

(4) **مقامِ ابراہیم:** یہ وہ مقام اور پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہو کر کعبہ کی تعمیر فرمائی تھی۔

(5) **مُلْتَزَم:** حجرِ اسود اور کعبہ کے دروازے کے درمیان کی جگہ، جہاں خصوصیت کے ساتھ دعا قبول ہوتی ہے۔

(6) **میزابِ رحمت:** کعبۃ اللہ کی چھت پر لگا ہوا "پرنالہ" ہے جس سے گرا ہوا پانی انتہائی بابرکت ہوتا ہے۔

(7) **کعبہ کا دروازہ**

(8) **مَطاف:** کعبہ کے اطراف کی مکمل جگہ کو کہتے ہیں جہاں سارے لوگ طواف کرتے ہیں۔

عمرہ کا طریقہ

☆ میقات پر یا گھر پر غسل کر کے احرام کی چادریں باندھ لیں اور دونوں کاندھے ڈھانپتے ہوئے 2 رکعت نفل ادا کریں، پھر اگر میقات پر احرام باندھا ہو تو وہیں تلبیہ پڑھ کر عمرہ کی نیت کرلیں، (نیت کیلئے تلبیہ پڑھنا ضروری ہے)

☆ اور گھر یا اپنے شہر میں غسل کر کے احرام باندھا ہو تو فی الحال نیت نہ کریں، یہاں تک کہ جب جہاز پرواز کر جائے تو میقات آنے سے پہلے عمرے کی نیت کر کے تلبیہ پڑھیں۔

☆ دورانِ سفر مسجد الحرام تک تلبیہ کا ورد کرتے رہیں۔

☆ بیت اللہ میں داخل ہوتے ہوئے اگر فرض نماز کی جماعت کا وقت نہ ہو تو پہلا کام طواف کا ہی کریں۔

☆ مطاف میں داخل ہوتے ہوئے اضطباع (دائیاں کاندھا ننگا) کرلیں، طواف حجر اسود سے شروع کریں۔

☆ طواف شروع کرنے سے پہلے طواف کی نیت کریں، پھر حجر اسود کی سیدھ میں کھڑے ہو کر جیسے نماز میں تکبیر تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہیں اسی طرح دونوں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر **بسم اللہ اللہ أکبر** کہہ کر حجر اسود کو بوسہ دیں (اگر ممکن نہ ہو تو) اسے ہاتھ لگا کر چوم لیں، (اور اگر یہ بھی ممکن نہیں) تو صرف ہاتھ سے

اشارہ کر دیں ۔(حجر اسود کی سمت پہچاننے کیلئے اس کے بالکل سیدھ میں حرم کی عمارت پر ایک گرین لائیٹ لگی ہوئی ہے۔)

☆ پہلے تین چکروں میں ممکن ہو تو رمل کریں (یعنی کاندھے ہلاتے ہوئے آہستہ دوڑیں)۔

☆ حجر اسود سے حجر اسود تک ایک چکر مکمل ہوتا ہے۔ اس طرح سات چکر مکمل کریں۔

☆ اگر ممکن ہو سکے تو ہر چکر میں رکن یمانی کو چھوئیں ،(اگر ممکن نہ ہو تو رکن یمانی کو بوسہ دینا یا اشارہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے)

☆ طواف کے ہر چکر میں جو دعائیں عربی میں یاد ہوں وہ کریں، اپنی زبان میں بھی دعائیں کر سکتے ہیں۔

☆ طواف کے دوران یا طواف کے بعد ملتزم (حجر اسود اور کعبۃ اللہ کے دروازے کے درمیان کی جگہ) پر یا کعبۃ اللہ کی دیوار کے ساتھ یا حطیم میں یا جو جگہ بھی میسر آجائے خوب دعائیں کریں۔

☆ اگر حجر اسود، ملتزم، رکن یمانی وغیرہ پر خوشبو لگی ہوئی ہو تو اس سے ذرا دور ہٹ کر ٹھہریں۔

☆ طواف مکمل ہونے کے بعد مقامِ ابراہیم علیہ السلام کے پاس دو رکعتیں طواف کی نیت سے ادا کر لیں، اگر مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا کرنا ممکن نہ ہو تو جہاں جگہ مل جائے ادا کر لیں۔

☆ آبِ زم زم (خوب) سیر ہو کر پئیں۔ جب جب بھی زمزم پئیں زبان یا دل دل میں ضرور دعا کریں۔

☆ پھر سعی کیلئے صفا جائیں، صفا پر اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، اَنْجَزَ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

☆ اس کے علاوہ اور جو دل چاہے دعائیں مانگیں۔

☆ صفا سے چلنا شروع کریں، جب گرین لائٹ پر پہونچیں تو لائٹ ختم ہونے تک صرف مرد حضرات دوڑیں ، پھر مروہ تک پہونچیں۔ مروہ پر بھی وہی دعائیں کریں۔ صفا سے مروہ تک سعی کا ایک چکر شمار ہوتا ہے۔ اس طرح سعی کے سات چکر مکمل کریں۔

☆ سعی کے بعد سر کے مکمل بال کٹوائیں، یا پورے سر سے بال چھوٹے کروائیں ، اور عورتیں اپنی انگلی کے پور برابر بال کٹوائیں۔ عمرہ مکمل ہو گیا۔

حج کا پہلا دن 8 ذی الحجہ

آپ مکہ میں ہیں

١ غسل یا وضو کر کے حج کا احرام باندھیں (یہ حج کیلئے شرط ہے)

٢ دو رکعت نفل نماز ادا کر کے حج کی نیت کریں (نیت کرنا فرض ہے خواہ دل سے ہو یا زبان سے)

٣ تلبیہ پڑھیں (تلبیہ پڑھنے کے بعد ہی نیت کی تکمیل ہوگی)

٤ مکہ سے منیٰ کیلئے روانہ ہوجائیں اور ظہر سے قبل پہونچنے کی پوری کوشش کریں

اب آپ منیٰ میں ہیں!

٥ بقیہ دن اور پوری رات منیٰ میں گزاریں

٦ ظہر، عصر، مغرب، عشاء منیٰ میں ادا کریں

جس قدر ہو سکے عبادات، اور دعاؤں کا خوب اہتمام کریں

حج کا دوسرا دن 9 ذی الحجہ

آپ ابھی منیٰ میں ہیں!

١ فجر کی نماز منیٰ میں ادا کریں

٢ فجر کی نماز کے بعد تکبیر تشریق پڑھنا

نوٹ: 9 ذی الحجہ کی فجر سے لیکر 13 ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے

٣ نماز کے بعد میدان عرفات کیلئے روانہ ہوجائیں

٤ تلبیہ پڑھتے رہیں

٥ زوال تک عرفات پہونچ جائیں

٦ میدان عرفات میں وقوف کریں (یہ حج کا فرض ہے)

٧ حج کا خطبہ سنیں اور امام کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نماز اکھٹی ادا کریں

اگر مسجد نمرہ کے امام کے پیچھے نماز ادا نہ کر رہے ہوں تو پھر ظہر کو ظہر کے وقت میں اور عصر کو عصر کے وقت میں ادا کریں

٨ سورج غروب ہونے تک عرفہ میں ٹھہریں (یہ واجب ہے)

٩ جس قدر ہو سکے تلاوت، ذکر، نوافل، دیگر عبادات اور خاص طور پر دعا و استغفار کا اہتمام کریں، عرفہ کا دن بہت اہم ہے اس کا ایک لمحہ بھی ضائع ہونے نہ دیں

١٠ سورج غروب ہونے کے بعد عرفات سے مزدلفہ کیلئے روانہ ہوجائیں (یہ واجب ہے)

١١ رات مزدلفہ میں گزاریں

١٢ مزدلفہ پہونچنے کے بعد عشاء کے وقت میں پہلے مغرب کی نماز پڑھیں پھر عشاء کی نماز پڑھیں

١٣ رات میں حسب ہمت دعاؤں کا اہتمام کریں

حج کا تیسرا دن 10 ذی الحجہ

آپ مزدلفہ میں ہیں!

① مزدلفہ میں فجر کی نماز ادا کریں، تکبیر تشریق پڑھیں

② سورج نکلتے تک مزدلفہ میں ٹھہریں

③ 70 کنکریاں مزدلفہ ہی سے چن لیں (کچھ کنکریاں مزدلفہ سے اور کچھ منیٰ سے بھی چننا جائز ہے)

④ سورج نکلنے کے بعد منیٰ کیلئے روانہ ہوجائیں

⑤ تلبیہ پڑھتے رہیں

⑥ مغرب سے پہلے پہلے تک صرف بڑے شیطان کو کنکریاں ماریں اگر ازدحام کی وجہ سے نہ مار سکے تو مغرب کے بعد بھی مار سکتے ہیں (کنکریاں مارنا واجب ہے)

⑦ بڑے شیطان کو پہلی کنکری مارتے ہی اب تلبیہ پڑھنا بند کردیں

⑧ قربانی کریں (یہ واجب ہے) (10 ذی الحجہ سے لیکر 12 ذی الحجہ تک کبھی بھی قربانی کرسکتے ہیں)

⑨ حلق کرائیں یعنی سر کے پورے بال منڈوائیں یا قصر کروائیں یعنی چھوٹے کروائیں، پورے بال منڈوانا افضل ہے (حلق یا قصر واجب ہے)

⑩ بال کٹوانے کے بعد احرام کھول کر کوئی سے بھی کپڑے پہن سکتے ہیں، احرام کی پابندیاں اب ختم ہوجائیں گی، البتہ بیوی سے

مباشرت طواف زیارت کے بعد حلال ہوگی۔

نوٹ: پہلے بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا پھر قربانی کرنا پھر بال کٹوانا یہ اسی ترتیب سے واجب ہے، البتہ ازدحام یا معذوری کی وجہ سے ترتیب میں فرق آجائے تو دَم واجب نہیں ہوگا۔

۱۱ 10 ذی الحجہ سے لیکر 12 ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے تک کسی بھی وقت مکہ مکرمہ جا کر بیت اللہ کا طواف زیارت کریں (یہ فرض ہے)

۱۲ طواف زیارت کے بعد سعی کریں (یہ واجب ہے)

۱۳ طواف اور سعی سے فارغ ہو کر واپس منیٰ آجائیں

۱۴ بقیہ دن اور رات منیٰ میں قیام کریں

۱۵ جس قدر ہو سکے عبادات، اور دعاؤں کا خوب اہتمام کریں

حج کا چوتھا دن 11 ذی الحجہ

۱ دن اور رات منیٰ میں گزاریں

۲ تینوں شیطانوں کو کنکریاں ماریں (یہ واجب ہے)

۳ جس قدر ہو سکے عبادات، اور دعاؤں کا اہتمام کریں

۴ ۱۰ ذی الحجہ کو قربانی نہ کر سکے تو آج قربانی کر کے بال کٹوالیں

۵ طواف زیارت نہیں کر سکے تو آج مکہ مکرمہ جا کر طواف زیارت کرلیں پھر سعی کریں

۶ جس قدر ہو سکے عبادت، اور دعاؤں کا اہتمام کریں

حج کا پانچواں دن 12 ذی الحجہ

① دن بھر منیٰ میں قیام کریں

② تینوں شیطانوں کو کنکریاں ماریں

③ جس قدر ہو سکے عبادات، اور دعاؤں کا اہتمام کریں

④ اب تک قربانی نہیں کر سکے تو آج کسی طرح بھی قربانی کر کے بال کٹوالیں

⑤ اب تک طواف زیارت نہیں کر سکے تو آج سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے کسی طرح بھی طواف زیارت کر کے پھر سعی کر لیں

☆ ۱۲/ذی الحجہ کے بعد اپنے گھر واپسی سے پہلے پہلے طوافِ وداع کر لیں، یہ طواف واجب ہے۔

نوٹ:

حج میں جو اعمال ضروری ہیں اُن اعمال کے ساتھ "یہ فرض ہے" "یہ واجب ہے" لکھدیا گیا ہے۔ بقیہ اعمال سنت ہیں۔

حکم: فرض چھوٹ جائے تو حج ہی نہیں ہوتا اگلے سالوں میں قضا کرنا پڑیگا اور واجب چھوٹ جائے تو دَم واجب ہوتا ہے، دَم دیدینے سے حج پورا ہو جاتا ہے۔ اگر کچھ غلطی ہو جائے تو کسی عالم سے تفصیل معلوم کر لیں۔

حج کی نیت

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ أُرِیۡدُ الۡحَجَّ، فَیَسِّرۡهُ لِی، وَتَقَبَّلۡهُ مِنِّی

اے اللہ! میں حج کا اِرادہ کرتا ہوں، اس کو آسان کر دیجئے، اور قبول فرما لیجئے۔

تلبیہ

لَبَّیۡكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّیۡكَ، لَبَّیۡكَ لَا شَرِیۡكَ لَكَ لَبَّیۡكَ،

اِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَةَ لَكَ وَالۡمُلۡكَ، لَا شَرِیۡكَ لَكَ

ترجمہ: ”میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں آپ ہی کیلئے ہیں، اور بادشاہی بھی (آپ ہی کی ہے)، آپ کا کوئی شریک نہیں ہے۔“

حجر اسود

کی طرف اشارہ کر کے طواف کے ہر چکر کے ابتداء میں پڑھیں

بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکۡبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ

آب زمزم پینے کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُكَ عِلۡمًا نَافِعًا، وَّرِزۡقًا وَّاسِعًا،

وَّشِفَآءً مِّنۡ کُلِّ دَآءٍ

عرفہ کے دن کی مسنون دعا

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (ترمذی)

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَرٰى مَكَانِيْ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْ وَاَنَا الْبَآئِسُ الْفَقِيْرُ وَالْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ وَالْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِيْ اِلَيْكَ اَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَآءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ وَدُعَآءَ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُه وَفَاضَتْ لَكَ عَبْرَتُهٗ وَ ذَلَّ لَكَ جِسْمُهٗ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ، رَبِّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَآءِكَ شَقِيًّا وَّكُنْ بِيْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ يَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ

ترجمہ:

اے اللہ! آپ میری بات سنتے ہیں، میرا مقام دیکھتے ہیں، میرے کھلے چھپے سب کو جانتے ہیں، میرا کوئی حال، کوئی معاملہ، کوئی ضرورت آپ سے پوشیدہ نہیں۔ میں انتہائی مصیبت زدہ اور بالکل فقیر ہوں، میں آپ سے فریاد کرتا ہوں اور پناہ طلب کرتا ہوں، کانپتا ہوں اور ڈرتا ہوں، آپ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کا اقرار اور اعتراف کرتا ہوں۔ میرا سوال ایک مسکین کا سوال ہے، گڑگڑا رہا ہوں کہ سخت ذلیل گناہگار ہوں، آپ کو پکار رہا ہوں کہ ڈر کا مارا اور نقصان زدہ ہوں۔ میری گردن آپ کے آگے جھکی ہوئی ہے، جسم آپ کے سامنے ذلیل و رسوا ہے، ناک آپ کے سامنے خاک آلود ہے، اور آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ ایسا نہ کیجیے کہ آپ سے مانگنے کے بعد میں بدبخت رہوں، مجھ کو اپنی رحمت و شفقت سے ڈھانپ لیجیے۔ اے سب سے بہتر جس سے مانگنے والا مانگے، اے سب سے بہتر عطا کرنے والے!

طالب دعا: مفتی مقبول احمد حیدرآباد

+91 9441025508

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ ہجرت فرمانے کے بعد دو یتیم بچوں حضرت سہل اور سہیل رضی اللہ عنہما کی زمین خرید کر مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی۔ اِس وقت مسجد نبوی میں جو ممبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے یہ وہی جگہ ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی بیٹھی تھی۔ زمین کی خریدی کیلئے دس ہزار دینار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ادا کئے۔ مسجد نبوی سے متصل دو کمرے بنائے گئے، ایک حضرت عائشہ ؓ کیلئے، دوسرا حضرت سودہ ؓ کیلئے۔ مسجد نبوی کی تعمیر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صحابہ نے بھی خوب حصہ لیا۔ حضرت عمار ابن یاسر ؓ نے تعمیر مکمل فرمائی۔

مسجد نبوی میں نماز کا ثواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری اس مسجد میں نماز (اجر کے اعتبار سے) دوسری مساجد میں نماز پڑھنے سے ایک ہزار گنا افضل ہے، سوائے مسجد حرام کے، اور مسجد حرام میں نماز پڑھنا عام مساجد میں ایک لاکھ نمازیں پڑھنے سے افضل ہے (بخاری)۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ مسجد حرام میں پڑھی گئی نماز عام مساجد میں پڑھی گئی ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے اور مسجد نبوی میں پڑھی گئی ایک نماز کا ثواب عام مسجدوں سے پڑھی گئی پچاس ہزار نمازوں سے زیادہ

ہے۔ (ابن ماجہ) اس فضیلت میں فرض اور نفل نمازیں سب داخل ہیں۔ اور قدیم مسجد نبوی کے حدود کے ساتھ ساتھ موجودہ مسجد نبوی کی ہر جگہ مسجد نبوی میں داخل ہے۔

ریاض الجنۃ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ ''میرے گھر اور ممبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا ممبر حوض کوثر پر ہے۔''

(بخاری و مسلم)

چنانچہ اِسوقت مسجد نبوی کا جو قدیم حصہ ہے اس میں ممبر رسول سے لیکر روضہ رسول تک حصہ یقیناً جنت ہے۔ یوں تو مسجد نبوی کا ذرہ ذرہ متبرک اور قابل تعظیم ہے مگر اس میں اور بھی کچھ متبرک نشانیاں ہیں اس لئے جتنا ہو سکے ان جگہوں پر زیادہ سے زیادہ نمازوں اور دعاؤں کا اہتمام کریں۔ ان متبرک مقامات کو علم میں رکھتے ہوئے مسجد نبوی کی زیارت کا مزہ دوگنا ہو جاتا ہے، اس لئے کوشش کریں کہ ان جگہوں کو معلوم کریں تا کہ محبت اور اشتیاق مزید موجیں مارنے لگے۔

مسجد نبوی کے قدیم حصہ کے بعض ستونوں (Pillars) اور دیواروں پر کچھ تحریریں لکھی ہوئی ہیں ان کو غور سے پڑھیں۔ ذیل میں ان کی کچھ تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔ (یہ تمام تحریریں عربی میں لکھی ہوئی

ہیں اگر پڑھنے میں دشواری ہو تو کسی عربی سے واقف دوست کی ضرور مدد لیں) تحریریں اس طرح ہیں۔

اُسْطُوَانَۃُ حَنَّانَۃُ ، ھٰذَا مُصَلّٰی رَسُوْلِ اللہ ﷺ ، مِحْرَابُ رَسُوْلِ اللہ ﷺ ، اُسْطُوَانَۃُ اَبِیْ لُبَابَۃُ ، اُسْطُوَانَۃُ عائشۃ ، اُسْطُوَانَۃُ سَرِیْرُ، اُسْطُوَانَۃُ حَرَسْ ، اُسْطُوَانَۃُ وُفُوْدُ، اُسْطُوَانَۃُ جِبْرَئِیْل، مِحْرَابِ تَہَجُّدُ ،حَدُّ مَسْجِدِ النَّبِیْ ﷺ

اسطوانہ حنانہ : باقاعدہ ممبر بننے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک کھجور کے تنے پر سہارا دیکر خطبہ دیا کرتے تھے، جب ممبر بن گیا تو آپ ممبر پر خطبہ دینے لگے اور کھجور کے تنے کو سہارا دینا چھوڑ دیا، کھجور کا تنہ اس جدائی پر رونے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ممبر پر سے تشریف لائے اور اس کو اپنے جسد اطہر سے لگایا وہ سسکیاں لیتا ہوا چپ ہو گیا، یہ کھجور کا تنا اسی طرح اس اسطوانہ (ستون) کے نیچے دفن ہے۔

ھذا مصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ،محراب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم : یہ وہ جگہ ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز پڑھایا کرتے تھے۔یہی محراب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔

اسطوانہ ابی لبابہ : اس کو اسطوانہ توبہ بھی کہتے ہیں، کیونکہ حضرت ابولبابہ صحابیؓ سے غزوہ تبوک میں بتقاضائے بشریت ایک خطا سرزد ہو گئی تھی جس کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے اس کی وجہ سے

حضرت ابولبابہؓ نے اپنے آپ کو اس ستون کے ساتھ باندھ دیا تھا اور کہا تھا کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود نہیں کھولیں گے میں بندھا رہوں گا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا تھا کہ جب تک مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم نہیں ہوگا میں بھی نہیں کھولوں گا، چنانچہ پچاس روز کی طویل مدت کے بعد اللہ تعالی نے حضرت ابولبابہ کی توبہ قبول فرمائی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ان کو کھولا، یہ ستون روضہ اطہر میں منبر سے چوتھا اور قبر مبارک سے دوسرا ہے۔

اسطوانہ عائشہ : حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری مسجد میں ایک جگہ ایسی ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت معلوم ہوجائے تو آپس میں ترجیح کے لیے انہیں قرعہ اندازی کی نوبت آئے، اس وقت سے صحابہ کرامؓ کو اس جگہ کے معلوم کرنے کی جستجو رہی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عائشہؓ نے اپنے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو یہ جگہ بتائی جہاں اب یہ ستون ہے اسی لیے حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب ہے۔

اسطوانہ سریر: یہ ستون روضہ شریف کی جالیوں سے متصل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جگہ اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور آپ کیلئے اعتکاف میں یہیں بستر لگایا جاتا تھا۔

اسطوانہ حرس : اس کو اسطوانہ علی بھی کہا جاتا ہے، آیاتِ

حفاظت کے نازل ہونے سے پہلے اس جگہ حضرت علیؓ اور دیگر صحابہ کرام رات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہرہ داری کیا کرتے تھے۔

اسطوانہ وفود: یہ وہ جگہ ہے جہاں دور دراز سے آنے والے وفود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کیا کرتے تھے اور اسلام قبول کرنے کیلئے آنے والے اسلام قبول کرتے تھے۔

اسطوانہ جبرئیل: یہ وہ جگہ ہے جہاں سے حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے اور جاتے تھے۔ فی الحال یہ جگہ جالیوں کے اندر ہونے کی وجہ سے نظر نہیں آتی۔

محراب تہجد: یہ وہ جگہ ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد ادا فرماتے تھے اور ایک روایت کے مطابق آپ نے حضرت جبرئیل کو اسی جگہ پر قرآن کو دَور سنایا تھا۔ یہ جگہ صفہ چبوترہ کے سامنے قبلہ کی جانب ہے۔

حد مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مسجد کا احاطہ یہاں تک تھا۔

صفہ (چبوترہ): یہ وہ چبوترہ ہے جہاں کچھ صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پڑے رہتے تھے اور فیض حاصل کرتے تھے، حضرت ابو ہریرہؓ انہی صحابہ کرام یعنی اصحاب صفہ میں سے تھے۔

مسجد قبا: مسجد نبوی سے تقریباً ساڑھے تین کلومیٹر کے

فاصلے پر یہ مسجد واقع ہے۔ یہ اسلام کی سب سے پہلی مسجد ہے۔ حدیث پاک میں ہے جو شخص اپنے گھر سے پاک صاف ہوکراس مسجد کو آئے اور دو رکعت نماز پڑھے اُسے ایک (مقبول) عمرہ کا ثواب ملے گا۔(ترمذی)

مدینہ جانے والوں کی خدمت میں

جناب سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضری بہت خوش نصیبی کی بات ہے، حدیث پاک میں ہے ''من زار قبری وجبت له شفاعتی '' (دار قطنی) جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میری شفاعت لازم ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روضہ اقدس کی زیارت کی تمنا کرنا حب رسول کی ایک اہم علامت ہے۔ لیکن یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ اصل محبت اتباعِ رسول ہی میں ہے کیونکہ جن کاموں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوتے ہوں ان کو اپنانا اور جن کاموں سے ناخوش ہوتے ہوں ان کو چھوڑ دینا ہی سچی محبت کی علامت ہے۔

حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضری کے آداب، درود وسلام پیش کرنے کے الفاظ اور طریقے بڑی تفصیل سے اپنی کتاب ''ارشاد الساری الی مناسک الملا علی القاری'' میں ذکر فرمائے ہیں۔ مختصراً چند آداب اور سلام کے صیغے ذکر کیے جاتے ہیں۔

☆ جب آدمی مدینہ منورہ کی طرف چلے تو درود شریف کثرت سے پڑھتا رہے اور جوں جوں قریب ہوتا جائے اور زیادہ کثرت کرتا جائے، کیونکہ جب ہم کسی کے گھر مہمان بن کر جاتے ہیں تو کوئی تحفہ یا ہدیہ ضرور لیکر جاتے ہیں، اسی طرح جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں پہونچیں تو ہم کو چاہیئے کہ ہم اپنے سنتوں والے اعمال کے ساتھ ساتھ درود شریف کا بھی تحفہ ضرور لے جائیں، (یہ سبق ہمیشہ کیلئے یاد کرلیں کہ اصل تحفہ تو ہمارا پابندِ سنت ہونا ہے کیونکہ امت کے نیک اور فرمانبردار ہونے سے زیادہ کوئی عمل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک محبوب نہیں، اسی کیلئے آپ زندگی بھر کوشش میں لگے رہے اور اپنے آپ کو اسی فکر میں گھلا دیا)

مدینہ میں حاضری کے آداب

جب مدینہ منورہ کی عمارتوں پر نظر پڑے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ فَاجْعَلْهُ وِقَايَةً لِّيْ مِنَ النَّارِ وَ أَمَاناً مِنَ الْعَذَابِ وَسُوْءَ الْحِسَابِ

ترجمہ: اے اللہ یہ آپ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حرم (دیار) ہے، آپ اس کو میرے لئے جہنم سے نجات کا ذریعہ بنادیجئے اور ہر عذاب اور قیامت کی بُری پکڑ سے حفاظت کا سبب بنادیجئے۔

☆مستحب ہے کہ مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرے،(یا مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے بعد اپنے ہوٹل میں غسل کرلیں) پاک صاف عمدہ لباس جو پاس موجود ہو پہنے، اگر نئے کپڑے ہوں تو بہتر ہے۔خوشبو لگائے شہر میں داخل ہونے سے پہلے پیادہ چلے۔ اور اس شہر کی عظمت کا خیال کرتے ہوئے نہایت خشوع وخضوع ،تواضع ، ادب اور حضورِ قلب کے ساتھ درود شریف پڑھتا ہوا داخل ہو اور یہ پیش نظر رکھے کہ یہ وہ زمین ہے جس پر جا بجا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک لگے ہوئے ہیں۔

☆جب مسجد نبوی میں داخل ہونے لگے تو باب سلام سے داخل ہو اور پہلے دایاں پاؤں رکھے اور درود شریف پڑھ کر"اللھم افتح لی ابواب رحمتک" پڑھے، پھر پہلے ریاض الجنۃ میں آ کر دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے، یہ وہ جگہ ہے جو قبر شریف اور منبر شریف کے درمیان ہے، حدیث شریف میں آتا ہے: ریاض الجنۃ جنت کا ٹکڑا ہے،(ریاض الجنۃ میں جگہ نہ ملے تو جہاں جگہ ملے پڑھ لے)اس سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ کا اپنی اس حاضری کی توفیق اور سعادت بخشی پر شکر ادا کرے،اور اپنے گناہوں سے توبہ واستغفار کرے۔اس کے بعد روضہ اقدس کے پاس حاضر ہو اور سرہانے کی دیوار کے کونے میں جو ستون ہے اس سے تین چار ہاتھ کے فاصلے پر کھڑا ہو،نہ بالکل جالیوں کے پاس جائے اور نہ ہی

زیادہ دور بلاضرورت کھڑا ہو، اس طرح کہ چہرہ روضۂ اقدس کی طرف اور پشت قبلہ کی طرف ہو اور یہ تصور کرے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لحد شریف میں قبلہ کی طرف چہرہ مبارک کیے ہوئے لیٹے ہیں اور پھر نہایت ادب کے ساتھ درمیانہ آواز سے نہ بہت پکار کر اور نہ بالکل آہستہ، سلام کرے۔ یہاں سلام کے چند الفاظ لکھے جاتے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَشْهَدُ اَنَّكَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ، وَأَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ، وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ، وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا، جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ

اَرْسَلَهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُبَشِّرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۔ (ارشاد الساری ص338)

سلام پیش کرنے کے بعد جتنی دیر دل و دماغ متوجہ رہے اتنی ہی دیر روضہ پر ٹھہریں۔ روضۂ اقدس پر ٹھہر کر دوسری طرف متوجہ ہو جانا اور ادھر ادھر کی باتیں کرنا نہایت بے ادبی ہے۔ تصویر کشی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہت سخت ناپسند فرماتے تھے کسی بھی کیمرے سے تصویر لینے سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

سلامِ عاجز

مذکورہ سلام کے علاوہ دیگر سلام کے کلمات بھی پیش کئے جا سکتے ہیں۔ چند یہ ہیں

○ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَاتَمَ الْاَنْبِیَآءِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا ○ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَاتَمَ الْاَنْبِیَآءِ زَمَانًا وَّمَكَانًا ○ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَاتَمَ الْاَنْبِیَآءِ عِلْمًا وَّفَضْلًا ○ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَاتَمَ الْاَنْبِیَآءِ حُسْنًا وَّجَمَالًا ○ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَاتَمَ الْاَنْبِیَآءِ عَالِمًا وَّاُمِّیًّا ○

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ الْاَنْبِيَآءِ رُشْدًا
وَّهِدَايَةً ○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ الْاَنْبِيَآءِ
بَشَرًا وَّنُوْرًا ○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ
الْاَنْبِيَآءِ رَحِيْمًا وَّرَؤُوْفًا ○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
خَاتَمَ الْاَنْبِيَآءِ نِعْمَةً وَّاِحْسَانًا ○ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ الْاَنْبِيَآءِ مُعَلِّمًا وَّدَاعِيًا ○
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ الْاَنْبِيَآءِ خُلُقًا
وَّكَرَامَةً ○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ الْاَنْبِيَآءِ
مَلِكًا وَّمِسْكِيْنًا ○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ
الْاَنْبِيَآءِ كَامِلًا وَّمُكَمِّلًا ○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
خَاتَمَ الْاَنْبِيَآءِ شَرَفًا وَّعِزًّا ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، يَا رَحِيْمَ الْاُمَّةِ
وَ رَؤُفَهَا اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ ثَلَاثًا ۔ فِی الدُّنْيَا
وَالْبَرْزَخِ وَالْاٰخِرَةِ

دوسرے کی طرف سے سلام عرض کرنا

کسی دوسرے کی طرف سے سلام پیش کرنا ہوتو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ مِنْ

کہہ کرجس کی طرف سے سلام پیش کرنا ہو اس کا نام لیں ، نام کے ساتھ والد کا نام لینا ضروری نہیں ہے۔

ایک عاجزانہ گذارش ہے کہ جب بھی اس کتاب کے پڑھنے کے بعد روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پیش کرنے کیلئے پہونچیں تو اس کتابچہ کو ترتیب دینے والے گنہگار امتی اور اس کتاب کے شائع کرنے والوں کی طرف سے بھی سلام پیش فرمادیں ، نیز اپنی دعاؤں میں پوری امت کو یادرکھنے کے ساتھ ساتھ مجھے اور میرے والدین مرحومین اور ناشرین کو بھی یادرکھیں ، ہم آپ کے بہت ممنون رہیں گے ، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے حج اور آپ کی تمام دعائیں قبول فرمائے ،

جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین

تمت بحمد ربنا ، لا حول و لا قوۃ الا بربنا

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم و تب علینا انک انت التواب الرحیم

طالب دعا: مفتی مقبول احمد حیدرآباد

+91 9441025508